اسلامی پردہ
تصنیف لطیف
اعلیحضرت مجدد دین وملت الشاہ محمد احمد رضا خاں صاحب بریلوی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے اس مبارک رسالے کو
بعنایت وکرم
حضور سرکار مفتی اعظم مولانا الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں علیہ الرحمہ والرضوان
جناب الحاج سوریا اقبال رضوی صاحب نے
زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہونے پر
اپنے دوست، احباب واقربا کو ھدیۃً پیش کرنے
کے لئے
رضا اکیڈمی ممبئی
۱۳۰ علی عمر اسٹریٹ بمبئی ۳
کے زیر اہتمام شائع کیا
سلسلۂ اشاعت نمبر ۱۱

اسلامی پردہ

مسمیٰ بہ اسم تاریخی

مروج النجا لخروج النساء ۱۳۱۶ھ

تصنیف لطیف

اعلیحضرت مجدد دین وملت الشاہ **محمد احمد رضا خاں** صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے اس مبارک رسالے کو

بفضل و عنایت و کرم

حضور سرکار مفتیٔ اعظم مولانا الشاہ **محمد مصطفےٰ رضا** خان علیہ الرحمہ والرضوان

جناب الحاج سوریا اقبال رضوی

رضا اکیڈمی بمبئی

۱۲۰۔ علی عمر اسٹریٹ بمبئی ۳

کے زیر اہتمام

شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اللہ ربّ محمد صلی علیہ وسلم

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں: (۱) عورات کو اس مکان میں جہاں محارم وغیر محارم مرد اور عورتیں ہوں جانا جائز ہے یا ناجائز؟
(۲) جس گھر میں نامحرم مرد وعورات ہیں وہاں عورت کو کسی تقریب میں شادی یا غمی میں برقعہ کے ساتھ جانا اور شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟ (۳) جس مکان کا مالک نامحرم ہے لیکن اس جلسۂ عورات میں نہیں ہے اور اسکا سامنا بھی نہیں ہوتا ہے مگر مالک مکان کی جورو اس عورت کی محرم ہے تو اس کو وہاں جانا جائز ہے یا نہیں؟
(۴) ایسے گھر میں جس کے مالک تو نامحرم ہیں مگر اس گھر میں کوئی عورت بھی اس عورت کی محرم نہیں ہے تو اس عورت کو جانا جائز ہے یا نہیں؟
(۵) ایسے گھر میں کہ جس کا مالک نامحرم ہے مگر وہاں ایک عورت اس عورت کی محرم ہے اور جو عورت محرم ہے وہ مالک مکان کی نامحرم ہے تو اس عورت کو جانا جائز ہے یا نہیں؟
(۶) ایسے گھر میں جہاں مالک تو نامحرم ہے مگر اس گھر میں عورات اس عورت کی محرم ہیں اور مالک جو نامحرم ہے وہ گھر میں جہاں جلسۂ عورات ہے آتا نہیں ہے، تو اس عورت کو جانا جائز ہے یا نہیں؟
(۷) جس گھر کا مالک تو نامحرم ہے اور گھر میں آتا نہیں اور عورات بھی اس گھر کی نامحرم ہیں تو اس عورت کو جانا جائز ہے یا نہیں؟
(۸) جس گھر کا مالک محرم ہے اور لوگ نامحرم ہیں تو جانا جائز ہے یا ناجائز ہے؟
(۹) جس گھر میں مالک نامحرم ہے مگر دوسرے شخص محرم ہیں حالانکہ سامنا نامحرموں سے نہیں ہوتا تو اس عورت کو جانا جائز ہے یا ناجائز؟
(۱۰) جس گھر کے دو مالک ہیں ایک اس عورت کا خاوند ہے اور دوسرا نامحرم ہے تو گھر میں جانا جائز ہے یا ناجائز؟
(۱۱) جس گھر میں عام محفل ہے جہاں مذکورۃ الصدر سب اقسام موجود ہیں اور عورات پردہ نشین وغیر پردہ نشین دونوں قسم کی موجود ہیں اور مرد بھی محارم اور غیر محارم ہیں، مگر یہ عورت

نامحرم مرد سے چادر وغیرہ سے پردہ کر کے ان عورتوں میں بیٹھ سکتی ہے تو ایسی حالت میں جانا جائز ہے، یا ناجائز ہے؟

(۱۲) جس گھر میں ایسی تقریب ہو رہی ہے جس میں منہیاتِ شرعیہ ہو رہے ہیں اس میں کسی مرد یا عورت کو اس طرح سے جانا کہ وہ علیحدہ ایک گوشہ میں بیٹھے۔ جہاں مواجہہ تو اس کی شرکت میں نہیں ہے مگر آواز وغیرہ آرہی ہے گو اس آواز وغیرہ ناجائز امور سے اسے کچھ حظ بھی نہیں ہے اور نہ متوجہ اس طرف ہے تو جانا جائز ہے، یا نہیں؟

(۱۳) جس گھر میں مالک وغیرہ نامحرم۔ مگر اس عورت کے ساتھ محارم عورات بھی ہیں گو اس گھر کے لوگ ان عورات کے نامحرم ہیں تو اس کو جانا جائز ہے۔ یا نہیں؟

(۱۴) شقوق مذکورۃ الصدر میں سے جو شقوق ناجائز ہیں ان میں کسی شق میں عورت کو شوہر کا اتباع جائز ہے۔ یا نہیں؟

(۱۵) مرد کو اپنی بی بی کو ایسی مجالس و محافل میں شرکت سے منع کرنے اور نہ کرنے کا کیا حکم ہے؟ اور عورت پر اتباع و عدم اتباع سے کس درجہ نافرمانی کا اطلاق اور کیا اثر ہوگا۔ اور مرد کو شریک ہونے اور نہ ہونے کا کیا حکم ہے؟

(۱۶) جس مکان میں مجمع عورات محارم و غیر محارم کا ہو اور عورات محارم و نامحارم ایک طرف خاص پردہ میں باہم مجتمع ہوں اور مجمع مردوں کا بھی ہر قسم کے اسی مکان میں عورات سے علیحدہ ہو لیکن آواز نامحرم مردوں کی عورات سنتی ہیں اور ایسے مکان میں مجلس وعظ یا ذکر شریف نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام منعقد ہے تو ایسے جلسہ میں اپنے محارم کو بھیجنا یا نہ بھیجنا۔ کیا حکم ہے؟ اور نہ بھیجنے سے کیا محظور شرعی لازم ہوتا ہے۔ اور انعقاد ایسی مجالس کا اپنے زنانہ مکانات میں کیسا ہے؟ اور اس ذاکر یا واعظ کو اپنے محارم یا غیر محارم کے ایسے مکان میں جانا چاہیئے۔ یا نہیں؟ فقط بینوا توجروا عند اللہ الوھاب

مقصود سائل عورات محارم سے وہ قرابت دار ہیں جن کے مرد فرض کرنے سے نکاح جائز نہ ہو۔ بینوا توجروا

الجواب

صور جزئیہ کے عرض جواب سے پہلے چند اصول و فوائد ملحوظ خاطر عاطر رہیں کہ بعونہٖ عزّ و مجدہٗ شقوق مذکورہ و غیر مذکورہ سب کا بیان مبین اور فہم حکم کے موید و معین ہوں و باللہ التوفیق

اوّل: اصل کلّی یہ ہے کہ عورت کو اپنے محارم رجال خواہ نساء کے پاس ان کے یہاں عیادت یا تعزیت یا اور کسی مندوب یا مباح دینی یا دنیوی حاجت یا صرف ملنے کے لئے جانا مطلقاً جائز ہے جبکہ منکرات شرعیہ سے خالی ہو۔ مثلاً بے ستری نہ ہو مجمع فساق نہ ہو۔ تقریب ممنوع شرعی نہ ہو۔ ناچ یا گانے کی محفل نہ ہو۔ زنان فواحش و بیباک کی صحبت نہ ہو جو بے شربت شیطانی گیت نہ ہوں۔ سمدھنوں کی گالیاں سُننا سنانا نہ ہو نامحرم دُولہا کو دیکھنا دکھانا نہ ہو۔ رتجگے وغیرہ میں ڈھول بجانا گانا نہ ہو۔

دوّم: اجانب کے یہاں جہاں کے مرد و زن سب اس کے نامحرم ہوں، شادی یا غمی زیارت۔ عیادت ان کسی تقریب میں جانے کی اجازت نہیں اگرچہ شوہر کے اذن سے ہو۔ اگر اذن دے گا تو خود بھی گنہگار ہوگا۔ سوا چند صور مفصلہ ذیل کے۔ اور ان میں بھی حتی الوسع تستّر و تحرّز اور فتنہ سے تحفظ فرض

سوم: کسی کے مکان سے مراد اسکا مکان سکونت ہے نہ مکان ملک مثلاً اجنبی کے مکان میں بھائی کرایہ پر رہتا ہے۔ جانا جائز۔ بھائی کے مکان میں اجنبی عاریۃً ساکن ہے جانا ناجائز۔

چہارم: محارم میں مردوں سے مراد وہ ہیں جن سے بوجہ علاقہ جزئیت[۱] ہمیشہ ہمیشہ کو نکاح حرام کہ کسی صورت سے حلت نہیں ہو سکتی۔ نہ بہنوئی یا پھوپا یا خالو کہ بہن، پھوپی، خالہ کے بعد ان سے نکاح ممکن علاقہ جزئیت رضاع و مصاہرت کو بھی عام۔ مگر زنان جوان خصوصاً حسینوں کو بلا ضرورت ان سے احتراز ہی چاہیے۔ اور برعکس رواج عوام بیاہیوں کو کواریوں سے زیادہ۔ کہ ان میں نہ وہ حیا ہوتی ہے نہ اتنا خوف۔ نہ اس قدر لحاظ۔ اور نہ ان کا وہ رعب نہ عامہ محافظین کو اس درجہ ان کی نگہداشت۔ اور ذوقِ چشیدہ کی

[۱] اراد المحرم المتفق علیہ من امتناع ما احترز بہ عن اللعان عند ابی یوسف فانہ عندہ حرمۃ ابدیۃ

رغبت ۔ انجان نادان سے کہیں زائد ۔ لیس الخبر کالمعاینۃ تو ان میں
موانع ہلکے اور مقتضی بھاری اور صلاح و تقویٰ پر اعتماد سخت غلط کاری مرد خود اپنے
نفس پر اعتماد نہیں کرسکتا اور کرے تو جھوٹا لاحول ولا قوۃ الا باللہ نہ کہ عورت جو
عقل و دین میں اس سے آدھی اور رغبت نفسانی میں سو گنی ۔ ہر مرد کے ساتھ ایک
شیطان ۔ اور ہر عورت کے ساتھ دو ۔ ایک آگے اور ایک پیچھے تقبل شیطانٌ وتدبر
شیطانٌ والعیاذ باللہ العزیز الرحمن اللھم انی اسئلک العفو والعافیۃ فی الدین
والدنیا والاخرۃ لی و للمؤمنین و للمؤمنات جمیعا امین ؂

پنجم : محرم عورتوں سے وہ مراد کہ دونوں میں جسے مرد فرض کیجیے نکاح حرام ابدی ہو ایک
جانب سے جریان کافی نہیں ۔ مثلاً ساس بہو ۔ تو باہم نامحرم ہی ہیں ۔ کہ ان میں جسے
مرد فرض کریں دوسرے سے بیگانہ ۔ سوتیلی ماں بیٹیاں بھی آپس میں محرم نہیں ۔ کہ
اگرچہ بیٹی کو مرد فرض کرنے سے حرمت ابدیہ ہے کہ وہ اس کے باپ کی مدخولہ ہے ۔ مگر
ماں کو مرد فرض کرنے سے محض بیگانگی کہ اب وہ اس کے باپ کی کوئی نہیں ؂

ششم : رہے وہ مواضع جو محارم و اجانب کسی کے مکان نہیں اگر وہاں تنہائی
و خلوت ہے ۔ تو شوہر و محرم کے ساتھ جانا ایسا ہی ہے جیسے اپنے مکان میں شوہر و
محارم کے ساتھ رہنا ۔ اور مکان قید و حفاظت ہے کہ ستر و تحفظ پر اطمینان حاصل ۔ اور
اندیشہائے فتنہ یکسر زائل ۔ تو یوں بھی حرج نہیں ۔ اس قید کے بعد استثناء ایک
روزہ راہ کی حاجت نہیں کہ بے معیتِ شوہر یا مرد محرم عاقل ۔ بالغ ۔ قابل اعتماد حرام
ہے ۔ اگرچہ محل خالی کی طرف ۔ وجہ یہ کہ عورت کا تنہا مقام دور کو جانا اندیشۂ فتنہ سے
عاری نہیں ۔ تو وہی قید اس کے اخراج کو کافی ۔ اور اگر مجمع محل جلوت ہے ، تو بے
حاجتِ شرعی اجازت نہیں ۔ خصوصاً جہاں فضولیات و بطلات و خطیات و جہالت
کا جلسہ ہو ۔ جیسے سیر و تماشے ، باجے تاشے ، ندیوں کے پنگھٹ ، ناؤ چڑھانے کے
جھمگٹ ، بینظیر کے میلے ، پھول والوں کے جھیلے ، نوچندی کی بلائیں ، مصنوعی کربلائیں
علم تعزیوں کے کاوے ، تخت جریدوں کے دھاوے ، حسین آباد کے جلوے ، عباسی

درگاہ کے بلوے۔ ایسے مواقع مردوں کے جانے کے بھی نہیں۔ نہ کہ یہ نازک شیشیاں جنہیں صحیح حدیث میں ارشاد ہوا۔ رُوَیْدَكَ اَنجَشَۃَ رِفْقًا بِالْقَوَارِیْرِ۔ اور محل حاجت میں جس کی صورتیں مذکور ہونگی۔ بشرط تستر و تحفظ و تحرز فتنہ اجازت یک روزہ راہ۔ بلکہ نزد تحقیق مناط اس سے کم میں بھی محافظ مذکور کی حاجت۔

ہفتم: یہ اور وہ سب یعنی مکان غیر و غیر مکان میں جانا بشرائط مذکورہ جائز ہونے کی نو صورتیں ہیں:۔ ۱۔ قابلہ۔ ۲۔ غاسلہ۔ ۳۔ نازلہ۔ ۴۔ مریضہ۔ ۵۔ مضطرہ۔ ۶۔ حاجہ ۷۔ مجاہدہ۔ ۸۔ مسافرہ۔ ۹۔ کاسبہ

(۱) قابلہ:۔ یہ کہ کسی عورت کو دردِ زہ ہو۔ یہ دائی ہے۔

(۲) غاسلہ:۔ جب کوئی عورت مرے۔ یہ نہلانے والی ہے ان دونوں صورتوں میں اگر شوہر دار ہے۔ تو اذن شوہر ضرور۔ جب کہ مہر معجل نہ ہو۔ یا تھا۔ تو پا چکی۔

(۳) نازلہ:۔ جب اسے کسی مسئلہ کی ضرورت پیش آئے اور خود عالم کے ہاں جائے بغیر کام نہیں نکل سکتی۔

(۴) مریضہ:۔ کہ طبیب کو بلا نہیں سکتی۔ نبض کو دکھانے کی ضرورت ہے۔ اسی، طرح زچہ و مریضہ کا علاجاً حمام کو جانا جبکہ وہاں کسی طرف سے کشف عورت اور بند مکان میں گرم پانی سے گھر میں نہانا کفایت نہ ہو۔

(۵) مضطرہ:۔ کہ مکان میں آگ لگ گئی، یا گرا پڑتا ہے، یا چور گھس آئے، یا درندہ آتا ہے۔ غرض ایسی کوئی حالت واقع ہوئی۔ کہ حفظ دین یا ناموس، یا جان کے لئے گھر چھوڑ کر کسی جائے امن و امان میں جائے بغیر چارہ نہیں، اور عضو شق نفس اور مال اسکا شقیق ہے۔

(۶) حاجہ:۔ ظاہر ہے اور زائرہ اس میں داخل۔ کہ زیارت اقدس حضور سید عالم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تتمہ حج بلکہ متممۂ حج ہے۔

(۷) مجاہدہ:۔ جب عیاذاً باللہ! عیاذاً باللہ!! عیاذاً باللہ!!! اسلام کو حاجت اور بحکمِ امام نفیر عام کی نوبت ہو، فرض ہے کہ ہر غلام بے اذن مولیٰ۔ ہر پسر بے اذن والدین۔ ہر پردہ نشین بے اذن شوہر جہاد کو نکلے جبکہ استطاعت جہاد و

صلاح و سداد ہو۔

(۸) مسافرہ :- جو عورت سفرِ جائز کو جائے۔ مثلاً والدین مدت سفر پر رہیں۔ یا شوہر نے کہ دور نوکر ہے اپنے پاس بلایا۔ اور محرم ساتھ ہے تو منزلوں پر سرائے وغیرہ اترنے سے چارہ نہیں

(۹) کاسبہ :- عورت بے شوہر ہے۔ یا شوہر ہے جو بسر۔ کہ خبرگیری نہیں کرتا۔ نہ اپنے پاس کچھ کہ دن کاٹے۔ نہ اقارب کو توفیق۔ یا استطاعت نہ بیت المال منتظم۔ نہ گھر بیٹھے دستکاری پر قدرت۔ نہ محارم کے یہاں ذریعہ خدمت۔ نہ بحال بے شوہری کسی کو اس سے نکاح کی رغبت تو جائز ہے کہ بشرط تحفظ و تحرز اجانب کے یہاں جائز وسیلہ رزق پیدا کرے۔ جس میں کسی مرد سے خلوت نہ ہو۔ حتی الامکان وہاں ایسا کام لے جو اپنے گھر آکر کرلے۔ جیسے سینا، پیسنا۔ ورنہ اس گھر میں نوکری کرے جس میں صرف عورتیں ہوں۔ یا نابالغ بچے۔ ورنہ جہاں کا مرد متقی پرہیزگار ہو اور ساٹھ ستّر برس کی پیرزال بدشکل، کریہہ المنظر کو خلوت میں مضائقہ نہیں

تنبیہ : ان کے سوا تین صورتیں اور بھی ہیں (۱) شاہدہ، (۲) طالبہ، (۳) مطلوبہ

(۱) شاہدہ : وہ جس کے پاس کسی حق اللہ مثل رویت ہلال رمضان و نکاح و طلاق و عتق وغیرہا میں شہادت ہو۔ اور ثبوت اس کی گواہی و حاضری دار القضا پر موقوف خواہ بشرط مذکور کسی حق العبد مثل عتق غلام و نکاح و معاملات مالیہ کی گواہی۔ اور مدعی اس سے طالب اور قاضی عادل اور قبول مامول اور دن کے دن گواہی دیکر واپس آسکے

(۲) طالبہ: جب اس کا کسی پر حق آتا ہو اور بے جائے دعوے نہیں ہو سکتا

(۳) مطلوبہ : جب اس پر کسی نے غلط دعوے کیا۔ اور جوابدہی میں جانا ضرور۔ یہ صورتیں بھی علماء نے شمار فرمائیں۔ مگر بحمد اللہ تعالیٰ پردہ نشینوں کو ان کی حاجت نہیں کہ ان کی طرف سے وکالت مقبول اور حاکم شرع کا خود آکر نائب بھیج کر ان سے شہادت لینا معمول۔

یہ بیان کافی وصافی بحمد اللہ تعالیٰ تمام صور کو حاوی ووافی بعونہٖ تعالیٰ اب جواب جزئیات ملاحظہ ہو۔

جواب سوال اوّل: وہ مکان محارم ہے۔ یا مکان غیر۔ یا غیر مکان اور وہاں جانے کی طرف حاجت شرعیہ داعی یا نہیں۔ سب صور کا مفصل بیان مع شرائط و مستثنیات گزرا۔

جواب سوال دوم: اگر یہ مراد کہ نامحرم بھی ہیں تو وہی سوال اول ہے اور اگر یہ مقصود کہ نامحرم ہی ہیں تو جواب ناجائز۔ مگر بصورت استثناء ÷

جواب سوال سوم: زن محرم کے یہاں اس کی زیارت، عیادت، تعزیت کسی شرعی حاجت کے لئے جانا بشرائط مذکورہ اصل اوّل جائز۔ مگر کتب معتمدہ مثل مجموع النوازل وخلاصہ وفتح القدیر وبحر الرائق واشباہ وغمز العیون وطریقۂ محمدیہ و درمختار وابوالسعود وشرنبلالیہ وہندیہ وغیرہ میں ظاہر کلمات ائمۂ کرام شادیوں میں جانے سے مطلقاً ممانعت ہے۔ اگرچہ محارم کے یہاں علامہ طحطاوی نے اسی پر جزم اور علامہ مصطفےٰ رحمتی وعلامہ محمد شامی نے اسی کا استظہار کیا۔ اور یہی مقتضی ہے۔ حدیث عبد اللہ بن عمرو وحدیث خولہ بنت النعمان وحدیث عبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالےٰ عنہم کا فَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا ذَا اتری اور اگر شادیاں ان فواحش ومنکرات پر مشتمل ہوں۔ جن کی طرف ہم نے اصل اول میں اشارہ کیا۔ تو منع یقینی ہے۔ اور شوہر دار کو تو شوہر بہر حال اس سے روک سکتا ہے۔ جبکہ مہر معجل سے کچھ باقی نہ ہو ÷

جواب سوال چہارم: نہ مگر باستثناء مذکور ÷

جواب سوال پنجم: وہ مکان اگر اس زن محرم کا مسکن ہے تو اسکے پاس جانا تفصیل مذکور جواب سوم پر ہے۔ ورنہ یوں کہ نامحرموں کے یہاں دو بہنیں جائیں۔ کہ وہاں ہر ایک دوسرے کی محرم ہوگی۔ اجازت نہیں۔ کہ ممنوع وممنوع مل کر ناممنوع نہ ہوں گے۔ ÷

جواب سوال ششم: اگر وہ مکان ان زنان محارم کا ہے تو جواب جواب سوم ہے کہ گزرا۔ ورنہ جواب ہفتم کہ آتا ہے ÷

جواب سوال ہفتم: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفِتَنِ وَالْاٰفَاتِ وَعَوَارِ الْعَوْرَاتِ یہ مسئلہ مکان اجانب میں زنان اجنبیہ کے پاس عورتوں کے جانے کا ہے۔ علمائے کرام نے مواضع استثناء ذکر کرکے فرمادیا اِلَّا فِیْمَا عَدَا ذٰلِکَ وَاِنْ

اَفَمَنْ کَانَا عَامِیِیْنَ مِنْہُ ان کے ماورا ہیں۔ اور اگر شوہر اذن دے، تو وہ بھی گنہگار
اس نفی کا عموم سب کو شامل۔ پھر ان مواضع میں ماں کے پاس جانا بھی شمار فرمایا
اور دیگر محارم کے پاس بھی اور اس کی مثال خالہ و عمہ و خواہر سے دی
نیز علماء نے قابلہ و غاسلہ کا استثنا کیا اور پھر ظاہر کروہ نہ جائیں گی مگر عورات
کے پاس اگر زنانِ اجنبیہ کے پاس جانا مواضع استثنا، سے مخصوص نہ ہوتا استثناء
میں مادر و خالہ و خواہر و عمہ و قابلہ و غاسلہ کے ذکر کے کوئی معنی نہ تھے۔ احادیث ثلثہ
مشارٌ الیہا میں ارشاد ہوا۔ عورتوں کے اجتماع میں خیر نہیں۔ حدیثین اولین میں اس کی
علّت فرمائی۔ کہ جب وہ اکٹھی ہوتی ہیں بیہودہ باتیں کرتی ہیں۔ حدیث ثالث میں فرمایا
کہ ان کے جمع ہونے کی مثال ایسی ہے جیسے صیقل کرنے لوہا تپایا۔ جب آگ ہوگیا کوٹنا
شروع کیا۔ جس چیز پر اس پھول پڑا اسے جلا دیا رَوَاھُنَّ جَمِیْعًا الطِّبْرَانِیُّ فِی
الْکَبِیْرِ۔ عورتیں کہ بوجہ نقصان عقل و دین سنگدل اور امر حق سے کم منفعل ہیں
وَلِھٰذَا الْمُکَمَّلُ مِنْھُنَّ اِلَّا قَلِیْلٌ لوہے سے تشبیہ دی گئیں اور نار شہوات
و خلاعات کہ ان میں رجال سے سو حصہ زائد مشتعل۔ لوہار کی بھٹی اور ان کا
محلے بالطبع ہو کر اجتماع لوہے اور ہتوڑے کی صحبت۔ اب جو چنگاریاں اڑیں گی
دین۔ ناموس حیا۔ غیرت جس پر پڑیں گی۔ صاف پھونک دینگی۔ سلے پارسا ہے، ہاں
پارسا ہے و بارک اللہ۔ مگر جان برادر! کیا پارسائیں معصوم ہوتی ہیں؟ کیا صحبتِ بد
میں اثر نہیں؟ حب قیمتوں سے جدا خود سر و آزاد ایک مکان میں جمع اور قیموں کے
آتے دیکھنے سے بھی اطمینان حاصل۔ فَاِنَّمَا خُلِقْتَ مِنْ ضِلْعٍ اَعْوَجٍ کج
سے بنی، کج ہی چلیگی۔ آپ نادان ہیں۔ تو شدہ شدہ سیکھ کر رنگ بدلے گی۔ جسے
تشقیف زنان کی پروا نہیں۔ یا حالات زنان سے آگاہ نہیں اوّل ظالم کا تو
نام نہ لیجئے۔ اور ثانی صالح سے گذارش کیجئے معذور دار مت کہ تو او را ندیدہ
و مجمع زناں کی شناعات وہ ہیں کہ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ تَذْکُرَ فَضْلًا اَنْ تَسْطُرَ جسے
ان نازک شیشیوں کو صدمے سے بچانا ہو تو راہ یہی ہے کہ شیشیاں شیشیاں بھی

بے حاجت شرعیہ نہ ملنے پائیں کہ آپس میں ملکر بھی ٹیس کھا جاتی ہیں۔ حاجات شرعیہ وہی جو علمائے کرام نے استثناء فرمادیں۔ غرض احادیث مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہلکا نہیں کہ اجتماع نساء میں خیرو صلاح نہیں۔ آئندہ اختیار، بدست مختار۔

جواب سوال ہشتم و نہم ؛ ان دونوں سوالوں کا جواب بعد ملاحظہ اصل سوم وجوابات سابقہ ظاہر کہ بعد اسقاطِ اعتبار ملک و لحاظ سکونت یہ ان سے جدا کوئی صورت نہیں

جواب سوال دہم ؛ ملک کا حال وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اور شوہر کے پاس جانا مطلقاً جائز جبکہ ستر حاصل اور تحفظ کامل۔ اور ہر گونہ اندیشۂ فتنہ زائل۔ اور موقع غیر موقع ممنوع و باطل ہو۔ اور شوہر جس مکان میں رہے اگرچہ ملک مشترک بلکہ غیر کی ملک ہو اسکے پاس رہنے کی بھی بشرائطِ معلومہ مطلقاً اجازت۔ بلکہ جب نہ مہر معجل کا تقاضا تقاضا۔ نہ مکان مغصوب وغیرہ ہونے کے باعث دین یا جان کا ضرر ہو۔ اور شوہر شرائط سکنائے واجبہ مذکورۂ فقہ بجالایا ہو۔ تو واجب انہی شرائط سے واضح ہوگا۔ کہ عورت کو ضرر دینا نص قطعی قرآن عظیم حرام ہے اور شک نہیں کہ اجنبی مرد تو مرد ہیں۔ سوت کی شرکت بھی ضرر رساں اور جہاں ساس، نند، دیورانی، جیٹھانی سے ایذا ہو تو ان سے بھی جدا رکھنا حق زنان والتفصیل فی رد المختار۔

جواب سوال یازدہم ؛ یہ تقریباً وہی سوال ہے۔ محارم کے یہاں بشرائط جائز جواب سوم بھی ملحوظ رہے۔ ورنہ خدا کے گھر یعنی مساجد سے بہتر عام محفل کہاں ہوگی اور ستر بھی کیسا کہ مردوں کی ادھر ایسی پیٹھ کہ منہ نہیں کرسکتے اور انہیں حکم کہ بعد سلام جب تک عورتیں نہ نکل جائیں۔ نہ اٹھو۔ اگر علماء نے اولاً کچھ تخفیص کیں جب زمانہ زیادہ فسق کا آیا۔ مطلقاً ناجائز فرمادیا۔

جواب سوال دوازدہم ؛ اگر جانتے کہ میں اس حالت میں جانے سے انکار کروں تو انہیں منہیات کا چھوڑنا پڑیگا۔ تو جبتک ترک نہ کریں جانا ناجائز اور جانے کہ میں جاؤں تو میرے سامنے منہیات نہ کرسکیں گے۔ تو جانا واجب جبکہ خود اس جانے میں

منکر کا ارتکاب نہ ہو اور اگر نہ یہ نہ وہ تو محل عار و طعن و بدگوئی و بدگمانی سے احتراز لازم
خصوصاً معتداً کو ورنہ بشرائط معلومہ جبکہ حالات حالات مذکورہ سوال ہو کر اسے نہ حظہ نہ توجہ
اگرچہ تحریم نہیں۔ مگر حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ شہنائی کی آواز سن کر کانوں میں ،
انگلیاں دیں۔ اور یہی فعل حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نقل کیا۔ اس سے
احتراز کیطرف داعی خصوصاً نازک دل عورتوں کے لئے حدیث انجشہ ابھی گذری۔ اور صلاح
پر اعتماد نری غلطی ع بسا کیں آفت از آواز خیزد ع حسن بلائے چشم ہے نغمہ بلائے گوش ہے

جواب سوال سیزدہم: جواب پنجم ملاحظہ ہو۔ عورت کا عورت کے ساتھ ہونا زیادت
عورت ہے۔ نہ حفاظت کی صورت۔ سونے پر سونا جتنا بڑھاتے جائیے محافظ کی ضرورت
ہوگی۔ نہ کہ ایک توڑا دوسرے کی نگہداشت کرے۔

جواب سوال چہاردہم: گناہ میں کسی کا اتباع نہیں۔ ہاں وہ صورتیں جہاں منع صرف
حق شوہر کے لئے ہے۔ جیسے مہر معجل نہ رکھنے والی کا ہفتے کے اندر والدین یا سال کے
کے اندر دیگر محارم کے یہاں جانا۔ وہاں شب باش ہونا۔ یہ اجازت شوہر سے جائز ہو جائے
گا۔ واللہ

جواب سوال پانزدہم: اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ مرد کو لازم ہے کہ اپنے اہل
کو حتی المقدور مناہی سے روکے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا
عورت بحال نافرمانی دوہری گنہگار ہوگی۔ ایک گناہ شرع، دوسرا گناہ نافرمانی شوہر
اس سے زیادہ اثر جو عوام میں مشتہر کہ بے اذن جائے تو نکاح سے جائے۔ غلط
اور باطل مگر جبکہ شوہر نے ایسے جانے پر طلاق بائن معلق کی ہو۔ مرد ہر مجلس خالی
عن المنکرات میں شریک ہو سکتا ہے اور نہی عن المنکر کے لئے مجالس منکر میں بھی
جانا ممکن جبکہ مثیر فتنہ نہ ہو اَلْفِتْنَةُ اَکْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ۔ تجسس و اتباع
عورات و دخول دار غیر بے اذن کے اجازت نہیں۔

جواب سوال شانزدہم: عورتوں کے لئے محرم عورت کے معنی اصل پنجم میں گذرے
اور نہ بھیجنے میں اصلاً محذور شرعی نہیں۔ اگرچہ مجلس محارم زن کے یہاں ہو۔ بلکہ اگر

و عظ اکثر و اعظان زمانہ کی طرح کہ جاہل و نا عاقل و بیباک و ناقابل ہوتے ہیں مبلغ علم کچھ اشعار خوانی یا بے سروپا کہانی یا تفسیر مصنوعی یا تحدیث موضوعی نہ عقائد کا پاس نہ مسائل کا احتفاظ۔ نہ خدا سے شرم۔ نہ رسول کا لحاظ غایت مقصود پسند عوام اور نہایت مراد جمع حطام یا ذاکر۔ ایسے ہی ذاکرین، غافلین، مبطلین جاہلین سے کہ رسائل پڑھیں تو جہال مغرور کے اشعار گائیں تو شعرائے بے شعور کے انبیاء کی توہین۔ خدا پر اتہام اور نعت و منقبت کا نام بدنام۔ جب تو جانا بھی گناہ۔ بھیجنا بھی حرام۔ اور اپنے یہاں انعقادِ مجمع آثام۔ آج کل اکثر مواعظ و مجالس عوام کا یہی حال پر ملال فانا للہ و انا الیہ راجعون اسی طرح اگر عادت نساء سے معلوم یا مظنون کہ بنام مجلس وعظ و ذکر اقدس جائیں اور سنیں۔ نہ سنائیں۔ بلکہ عین وقت ذکر اپنی کچریاں پکائیں جیسا کہ غالب احوال زنانِ زمان تو بھی ممانعت ہی سبیل ہے۔ کہ اب یہ جانا اگرچہ بنام خیر مگر مروجہ غیر ہے۔ ذکر و تذکیر کے وقت لغو و لہو و شرعاً ممنوع و غلط اور اگر ان سب مفاسد سے خالی ہو۔ اور وہ قلیل و نادر ہے۔ تو محارم کے یہاں بشرائط معلومہ بھیجنے میں حرج نہیں۔ اور غیر محارم یعنی مکان غیر یا غیر مکان میں بھیجنا اگر کسی طرح احتمالِ فتنہ یا منکر کا مظنہ یا وعظ و ذکر سے پہلے پہنچ کر اپنی مجلس جمانا یا بعد ختم اسی مجمع زنان کا رنگ منانا ہو۔ تو بھی نہ بھیجے کہ منکر و نا منکر اور بلحاظ تقریر جواب سوم و ہفتم یہ شرائط عام تر۔ اور اگر فرض کیجے کہ وعظ و ذاکر عالم سنی متدین۔ ماہر۔ اور عورتیں جا کر حسب آدابِ شرع بحضور قلب سمع میں مشغول رہیں۔ اور حال مجلس و سابق و لاحق و ذہاب و ایاب بلکہ جملہ اوقات میں جمیع منکرات و شنائع مالوفہ۔ معروفہ و غیر معروفہ سب سے تحفظ تام و تحرز تمام پر اطمینان کافی و وافی ہو۔ اور سبحان اللہ کہاں تحرز اور کہاں اطمینان۔ تو محارم کے یہاں بھیجنے میں اصلاً حرج نہیں ہے۔ فہذا مما استخیر اللہ تعالیٰ فیہ۔ وجیز کردری میں فرمایا۔ عورت کا وعظ سننے کو جانا لا بأس بہ ہے جس کا حاصل کراہت تنزیہی۔ امام فخر الاسلام نے فرمایا۔ وعظ کی طرف عورت کا خروج مطلقاً مکروہ۔ جس کا اطلاق سفید کراہت تحریمی اور انصاف کیجے۔ تو عورت کا بہ ستر کامل و حفظ شامل اپنے گھر کے پاس کی مسجد صلحا

میں محارم کے ساتھ تکبیر کے وقت جاکر نماز میں شریک ہونا۔ اور سلام ہوتے ہی ڈو قدم رکھ گھر میں جانا ہرگز فتنہ کی گنجائشوں تو سیعوں کا ایسا احتمال نہیں رکھتا۔ جیسا غیر محلہ غیر جگہ بے معیت محرم مکانِ اجانب و احاطہ مقبوضہ اباعد میں جاکر مجمع ناقصات العقل والدین کے ساتھ مخلے بالطبع ہونا۔ پھر اسے علماء نے بلحاظِ زمان مطلقاً منع فرمادیا۔ باآنکہ صحیح حدیثوں میں اس سے ممانعت کی ممانعت موجود۔ اور حاضری عیدین پر تو یہاں تک تاکید اکید۔ کہ حیض والیاں بھی نکلیں اگرچادر نہ رکھتی ہوں۔ دوسری اپنی چادروں میں شریک کریں۔ مصلے سے الگ بیٹھی خیر و دعائے مسلمین کی برکت لیں۔ تو یہ صورت اولیٰ بالمنع ہے۔ شرع مطہر فقط فتنہ ہی سے منع نہیں فرماتی بلکہ کلیتہً اس کا سدباب کرتی۔ اور حیلہ و وسیلہ شر کے یکسر پر کترتی ہے۔ غیروں کے گھر تو غیروں کے گھر۔ جہاں نہ اپنا قابو نہ اپنا گزر۔ حدیث میں تو اپنے مکانوں کی نسبت آیا۔ لَا تُسْكِنُوْهُنَّ الْغُرَفَ عورتوں کو بالاخانوں پر نہ رکھو یہ وہی طائرِ نگاہ کے پر کترنے ہیں۔ شہر مطہر نہیں فرماتی۔ کہ تم خاص لیلےٰ وسلمےٰ پر بدگمانی کرو۔ یہ خاص زید و عمرو کے مکانوں کو مظنۂ فتنہ کہو۔ یا خاص کسی جماعت زنان کو مجمع نا بایستنی بتاؤ۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی فرماتی ہے۔ کہ

اِنَّ مِنَ الْحَزْمِ سُوْءُ الظَّنِّ ہ

نگہ دار دآن شوخ در کیسہ در   کہ داند ہمہ خلق را کیسہ بر

صالح و طالح کسی کے منہ پر نہیں لکھا ہوتا۔ ظاہر ہزار جگہ خصوصاً اس زمن فتن میں باطن کے خلاف ہوتا ہے اور اگر مطابق بھی ہو۔ تو صالحین و صالحات معصوم نہیں۔ اور علم باطن و ادراک غیب کی طرف راہ کہاں اور سب سے درگذرے تو آجکل عامۂ ناس خصوصاً نساء میں بڑا ہنر انہونی جوڑ لینا طوفان لگا دینا ہے۔ کاجل کی کوٹھڑی کے پاس ہی کیوں جائیے کہ دھبا کھائیے۔ لاجرم سبیل یہی ہے کہ بالکل دربا ہی جلا دیا جائے کہ وہ سری ہم نہیں رکھتے جسے سودا ہو سامان کا شرع مطہر حکیم ہے۔ اور مومنین و مومنات پر رؤف و رحیم۔ اس کی عادت کریمہ ہے کہ ایسے مواضع احتیاط میں مَا بِهٖ بَاْسٌ کے اندیشہ سے مَا لَا بَاْسَ بِهٖ کو منع

فرماتی ہے۔ جب شراب حرام فرمائی اس صورت کے برتنوں میں نبیذ ڈالنی منع فرمادی
جن میں شراب اٹھایا کرتے تھے۔ زید کہے بارہا ایسے مجامع ہوتے ہیں کبھی فتنہ نہ ہوا۔
جان برادر علاج واقعہ کیا بعد الوقوع چاہیے مَا کُلُّ مَرَّةٍ تَسْلَمُ الْجَرَّةُ ؏
ہر بار سبو ز چاہ سالم نرسد۔ اکل و شرب وغیرہا کی صدہا صورتوں میں اطبا لکھتے ہیں
یہ مضر ہے۔ اور لوگ ہزار بار کرتے ہیں۔ طبیعت کی قوت ضد کی مقاومت تقدیر کی
مساعدت کر ضرر نہیں ہوتا۔ اس سے اس کا بے غائلہ ہونا سمجھا جائے گا۔ خدا پناہ دے
بری گھڑی کہہ کر نہیں آتی۔ اجنبیوں سے علماء کا ایجاب حجاب آخر اسی سد فتنہ کیلئے
ہے۔ پھر سوا چند توفیق رفیق بندوں کے چچا، ماموں خالہ پھپھی کے بیٹوں۔ کینے بھرے
رشتہ داروں کے سامنے ہونے کا کیسا رواج ہے۔ اور اللہ بچاتا ہے۔ فتنہ نہیں ہوتا۔ اس
سے بدتر عام خدا ناترس ہندیوں کے وہ بدلحاظی کے لباس آدھے سر کے بال اور کلائیاں
اور کچھ حصہ گلو و شکم و ساق کا کھلا رہنا تو کسی گنتی و شمار ہی میں نہیں۔ اور زیادہ بانکپن
ہوا تو دوپٹہ شانوں پر ڈھلکا ہوا کریب یا جالی باریک یا گھاس ململ کا جس سے سب
بدن چمکے۔ اور اس حالت کے ساتھ ان رشتہ داروں کے ساتھ پھرنا با ایں ہمہ وہ رؤف
و رحیم حفظ فرماتا ہے۔ فتنہ نہیں ہوتا۔ ان اعضاء کا ستر کیا، بعینہٖ واجب تھا حاشا بلکہ
وہی دواعی و سد باب پھر اگر ہزار بار داعی نہ ہوئے تو کیا وہ حکم حکمت باطل ہو جائیں گے
شرع مطہر جب مظنہ پر حکم دائر فرماتی ہے اصل علت پر اصلاً مدار نہیں رکھتی۔ وہ چاہے
کبھی نہ ہو۔ نفس مظنہ پر حکم چلے گا۔ فقیر کے پاس تو یہ ہے۔ اور جو اس سے بہتر جانتا ہو،
مجھے مطلع کرے۔ بہرحال اسقدر یقینی کہ بھیجنا محتمل اور نہ بھیجنا بالاجماع جائز و
بے خلل۔ لہٰذا فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہٗ کے نزدیک اسی پر عمل رہا۔ واعظ و ذاکر وہ بشرطیکہ
جس منکر پر اطلاع پائے حسب قدرت انکار و ہدایت کرے ہر مجلس میں جا سکتا ہے

وَاللہُ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ جَلَّ مَجْدُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ ۝

عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ

کتبہ

محمد المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

چند وظائف کریمہ

نمبر۱۔ بِسمِ اللہِ علیٰ دِینی بِسمِ اللہِ علیٰ نَفسی وَ وُلدِی وَ اَھلِی وَمالِی صبح شام تین تین بار پڑھنے سے دین، ایمان، جان، مال، بال بچے سب محفوظ رہیں۔

نمبر۲۔ ہر اہم کام کے لئے سورۂ ہود شریف تیرہ بار تلاوت کی جائے اول و آخر درود شریف سو سو بار۔ بہت زود اثر ہے۔

نمبر۳۔ ہکلا پن دور کرنے کیلئے اس آیت کریمہ کو لکھ کر دھو کر پلائیں، جب تک زبان کھل نہ جائے یہ عمل کرتے رہیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قال رب اشرح لی صدری و یسر لی امری و احلل عقدۃ من لسانی یفقھو قولی

نمبر۴۔ خاوند کی محبت کے لئے اسے لکھ کر بیوی اپنے پاس رکھے:
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بحق یاموسیٰ و یاعیسیٰ و بحق داؤد و محمد رسول اللہ و بحق جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل

نمبر۵۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت ہے کہ جو کوئی جمعہ کے روز دو رکعت نماز پڑھے اور پہلی رکعت میں سورۂ ابراھیم اور دوسری رکعت میں سورۂ حجر پڑھے اس کے رزق میں برکت و وسعت ہو اور فقر و جنون اور مصیبت نہ آئے۔

نمبر۶۔ شفائے امراض کے لئے اللھم صل علی سیدنا محمد طب القلوب و دوائھا و عافیۃ الابدان و شفائھا و نور الابصار و ضیائھا و علی الہ و اصحابہ و بارک و سلم باوضو لکھ کر مریض کو دیں کہ زبان سے چاٹے یا پانی میں گھول کر پلا دیں شفا، ہونے تک یہ عمل برابر کرتے رہیں انشاء اللہ مریض کو شفاء حاصل ہوگی۔

طیبۃ العلماء
جامعہ امجدیہ رضویہ
گھوسی ضلع اعظم گڑھ

ملک و بیرون ملک میں اپنی دینی قیادت برقرار رکھنے کیلئے ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے طلبہ کو زبان و بیان اور قانون اسلام کی باضابطہ تربیت دیں، اور ہمارے جو حریف مختلف زبانوں میں ہمارے خلاف محاذ آرا، ہیں ان کے مقابلہ میں ہمیں بھی اپنے دینی تحفظ، جماعتی سالمیت کے لئے ٹھوس اقدام کی ضرورت ہے

بحمدہ تعالیٰ وقت کی اس اہم ضرورت کی تکمیل کے لئے شاہزادۂ صدر الشریعہ مصنف بہار شریعت علیہ الرحمہ مولانا ضیاء المصطفیٰ قادری رضوی نے کام شروع کردیا ہے، اور قانون اسلام (قضا و افتا) نیز قدیم و جدید عربی ادب کی تحریری و تقریری ٹریننگ کیلئے ایک عظیم الشان... دارالعلوم طیبۃ العلماء، جامعہ امجدیہ رضویہ کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا ہے

برادران اہلسنت سے اپیل ہے کہ اپنے جماعتی منصوبوں کی تکمیل میں بھرپور حصہ لیں۔ رضا اکیڈمی بمبئی نے تاجدار اہلسنت مرشد کامل حضور مفتیِ اعظم علیہ الرحمہ والرضوان کے نام مبارک سے ایک کمرے کی تعمیر کا ارادہ کیا ہے لہٰذا رضا اکیڈمی بمبئی اہل خیر حضرات خصوصاً مریدانِ حضور مفتیٔ اعظم سے پرزور اپیل کرتی ہے کہ اس مقدس مشن کی تکمیل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اس مبارک دارالعلوم کی تعمیر کے سلسلے میں رضا اکیڈمی بمبئی سے یا پھر براہ راست محدثِ کبیر مولانا ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ سے رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

خلیل احمد رضوی
صدر رضا اکیڈمی بمبئی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اعلیحضرت امام احمد رضا کا پیغام .... واعظینِ اسلام کے نام

احباب علمائے شریعت اور برادران طریقت کو ہدایت کی جاتی ہے کہ خدمت دینی کو کسب معیشت کا ذریعہ نہ بنائیں، اور سخت تاکید ہے کہ دستِ سوال دراز کرنا تو درکنار اشاعتِ دین و حمایت سنت میں مالی منفعت کا خیال دل میں نہ لائیں۔ بلکہ ان کی خدمت خالصاً لوجہ اللّٰہ ہو ہاں اگر بلا طلب اہل محبت سے کچھ نذر پائیں رد نہ فرمائیں، کہ اس کا قبول کرنا سنت ہے۔

ماہنامہ "الرضا" بریلی شریف

بابت ماہ ربیع الاول وجمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۳۸ ہجری۔